Pamela: or Virtue Rewarded
Samuel Richardson

پامیلا
سیموئل رچرڈسن
سید عرفان علی

www.server555.com
www.SyedIrfanAli.com

Pamela
Samuel Richardson
First published: 1740

انگریزی کا پہلا ناول

پامیلا

پامیلا

شامیلا

جوزف اینڈ رلیوز

ٹوم جونز

اردو آڈیو اور ٹیکسٹ

پامیلا   سیموئل رچرڈسن

بابائے ناول نگاری

تمام کتب کے اردو تراجم سید عرفان علی کے قلم سے

The Medieval Period 455 -1485

Old English (O.E) or Anglo-Saxon Period 450-1066

Beowulf

Middle English Period 1066-1500

1377

Piers Plowman by William Langland

The Age of Chaucer 1350-1400

1392

The Canterbury Tales

Geoffrey Chaucer

The Renaissance / Reformation 1485-1660

Early Tudor Period 1485-1558

1517

Martin Luther

1530

Sir Thomas Wyatt

Henry Howard, Earl of Surrey

The Elizabethan Age 1558-1603

Sir Philip Sidney 1578 – 1586

1587

Thomas Kyd

The Spanish Tragedy

Christopher Marlowe 1588-1593

William Shakespeare 1588-1613

1590

The Faerie Queene

Poem by Edmund Spenser

The Jacobean Age 1603-1625

Shakespeare's later work

John Donne 1590- 1617

Francis Bacon 1597- 1612.

Ben Jonson 1598- 1614

John Webster 1609- 1624

The Caroline Age 1625-1649

George Herbert,

Robert Herrick

Sons of Ben (devotion to Ben Jonson)

Neo-classical Period 1660-1798

Commonwealth Age / Puritan Age / Age of Milton 1649-1660

John Milton Paradise Lost 1658-1664

Andrew Marvell 1681 To His Coy Mistress

The Restoration Period or The Age of Dryden 1660-1700

John Dryden

William Congreve 1693-1700

John Bunyan - The Pilgrim's Progress - 1678

Augustan Age / Age of Pope 1700-1745

Alexander Pope The Rape of the Lock 1712

Dr. Jonathan Swift Gulliver's Travels 1726

Lady Mary Wortley Montagu 1716

Daniel Defoe 1719-1724

Joseph Addison 1705- 1714

Richard Steele 1701 -1722

Age of sensibility / Age of Johnson 1745-1798

Edmund Burke

Edward Gibbon

Decline and Fall of the Roman Empire 1776-1788.

James Boswell

Dr. Samuel Johnson 1749- 1781

Samuel Richardson 1740-1753

پامیلا سیموئل رچرڈسن

Henry Fielding 1730-1750

جوزف اینڈریوز ہنری فیلڈنگ

Joseph Andrews
Henry Fielding
First published: 1742
William Cowper The Task 1785

ناول کا آغاز اور عروج

خطوط کے ذریعے منفرد انداز میں کہانی بیان کرنے والا دنیا کا پہلا ناول پامیلا ہے۔

انسان کے وجود میں آنے کے بعد قصہ گوئی کی ابتدا ہو گئی۔

مگر قصے کو اس طرح بیان کرنا کہ وہ پرانی اصناف کے امتزاج اور کچھ اختراع سے ایک نئی صنف نظر آئے

تاریخی اہمیت حاصل کر جاتا ہے۔ سیموئل رچرڈسن کا ناول پامیلا یہی منفرد مقام اور تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔

پامیلا انگریزی زبان کا پہلا نفسیاتی ناول ہے۔

سیموئل رچرڈسن نے مکتوب نگاری کے ذریعے ناول میں ایک نئی ٹیکنیک کا اضافہ کیا جو آج تک بہت زیادہ اہم خیال کیا جاتا ہے۔

اسے جدید نفسیاتی ناول کی بہت ابتدائی شکل بھی کہا جا سکتا ہے۔

رچرڈسن دراصل داخلی زندگی کا وہ سب سے پہلا ناول نگار ہے جسے اس نے کمال کی بلندیوں تک پہنچا دیا۔

عورتوں کی کردار نگاری میں رچرڈسن کمال رکھتا ہے اور اس فن میں کامیاب ہونے والے تمام دوسرے ادیبوں کا رہنما ہے۔

دنیا کے عظیم ترین رائٹرز نے اپنی تخلیقات میں رچرڈسن سے استفادہ حاصل کیا جن میں گوئٹے ٹامس ہارڈی جارج مور اور

جارج ایلیٹ شامل ہیں۔

فرانسیسی فلاسفر Denis Diderot نے رچرڈسن کی تحریروں کو بے حد پسند کیا۔

اگرچہ پامیلا کا پلاٹ سادہ ہے قصہ کی کوئی اہمیت نہیں مگر فن کے لحاظ سے یہ تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔

رچرڈسن کو فرانس اور روس کے ناول نگاروں نے بہت اہمیت دی۔

اس کی تصانیف میں شعور کے راز جذبات کے رنگ محرکات کی کشمکش آگے بڑھ کر نیکی اور بدی کی جنگ میں تبدیل

ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

دنیا کے دیگر بہترین مکتوب نگاری خطوط کے ذریعے لکھے گئے ناولز میں شامل ہیں

Fanny Hill by John Cleland 1748

Poor Folk by Fyodor Dostoyevsky 1846

Dracula by Bram Stoker 1897

The History of Eliza Wharton by Hannah Webster Foster 1797

Clarissa by Samuel Richardson 1749

The Moonstone by Wilkie Collins 1868)

ناول کے کردار

پندرہ سالہ سمجھدار حوصلہ مند خوبصورت گھریلو ملازمہ۔ اپنی مالکن لیڈی بی کی وفات کے بعد اپنے نئے مالک کے جنسی حملوں سے اپنے آپ کو بچاتی ہے۔ مسٹر اینڈ مسز اینڈریوز کی بیٹی۔ اپنے غریب والدین کی دل و جان سے خدمت اور مدد کرنے کی خواہشمند۔	**پامیلا**	**Pamela**
پچیس چھبیس سالہ امیر جاگیر دار۔ بیڈ فورڈ شائر۔ لنکن شائر۔ کینٹ اور لندن میں اسکی جائداد موجود تھی۔ اپنی مالکہ کی وفات کے بعد پامیلا اسکی ملازمہ بنتی ہے تو یہ تحائف دے کر پامیلا کے قریب آنے کی کوشش کرتا ہے۔ اگرچہ رچرڈسن نے یہ نہیں بتایا کہ مسٹر بی سے کون شخص مراد ہے مگر سکالرز کا خیال ہے کہ مسٹر برانڈن ذہن میں موجود تھا۔	**مسٹر بی**	**Mr. B.**
مسٹر بی کی امیر شادی شدہ بہن	**لیڈی ڈیورز**	**Lady Davers**
مسٹر بی کی والدہ اور پامیلا کی مالکن۔ اسکی وفات کے بعد مسٹر بی نے پامیلا کی طرف توجہ دینی اسے حاصل کرنے کی کوشش شروع کی کیونکہ اب وہ اسکی ملازمہ تھی۔	**لیڈی بی**	**Lady B.**
مسٹر بی کی بیڈ فورڈ شائر جاگیر کی حویلی کا انتظام سنبھالنے والی۔ عمر رسیدہ نیک سچی اور پامیلا کی ہمدرد۔ مسٹر بی سے پامیلا کو بچانے کی ہر ممکن کوشش کرتی ہے۔	**مسز جروس**	**Mrs. Jervis**

Mrs. Jewkes	مسز جیوکس	مسٹر بی کے حکم پر جب پامیلا کو اغوا کر کے اسکی لنکن شائر کی حویلی میں رکھا گیا تو مسز جیوکس اس حویلی کی نگران تھی۔ اپنے مالک مسٹر بی کا ہر حکم تسلیم کرتی ہے اور پامیلا اسے سخت ناپسند کرتی ہے۔
Mr. John Andrews	مسٹر جان اینڈریوز	پامیلا کا باپ۔ نیک انسان ہے۔ پامیلا کو ہمیشہ نیک راستے پر چلنے کی تلقین کرتا ہے۔ پہلے سکول ٹیچر تھا مگر بعد میں حالات خراب ہونے کی وجہ سے کھیتوں زمینوں میں مزدوری شروع کر دی۔ اسکے دو بیٹے تھے جو فوت ہو چکے ہیں۔
Mrs. Elizabeth Andrews	مسز ایلزبیتھ اینڈریوز	پامیلا کی ماں۔
Mr. Williams	مٹر ولیمز	مسٹر بی کی لنکن شائر کی جاگیر کا پادری۔ نیک انسان ہے۔ پامیلا کی مدد کرتے ہوئے مسٹر بی کے ہاتھوں جیل چلا جاتا ہے۔ مگر بعد میں رہائی مل جاتی ہے۔
Jackey	جیکی	لیڈی ڈیورز کا نوجوان رشتے دار۔ یہ بھی پامیلا پر رعب جماتا ہے حراساں کرتا ہے۔ رچرڈسن نے اسکے کردار میں بتایا ہے کہ تمام امیر نوجوان غریبوں سے کتنا برا سلوک کرتے ہیں۔
John Arnold	جان آرنلڈ	مسٹر بی کی بیڈ فورڈ شائر کا ملازم۔ ابتدا میں پامیلا اسکے ہاتھ ہی اپنے ماں باپ کو خطوط بھجواتی تھی۔ بعد میں یہ اقرار کر لیتا ہے کہ پامیلا کے خطوط مسٹر بی کو پڑھنے کے لئے دیتا تھا۔ مسٹر بی اسے نوکری سے نکال دیتا ہے مگر پامیلا مسٹر بی سے شادی کے بعد اسے نوکری پر دوبارہ رکھ لیتی ہے۔
Mr. Longman	مسٹر لونگ مین	مسٹر بی کی بیڈ فورڈ شائر کی جائداد کی نگران۔ نیک انسان جو پامیلا کی ہر ممکن طریقے سے مدد کرتا ہے۔
Mr. Jonathan	مسٹر جوناتھن	مسٹر بی کی بیڈ فورڈ شائر کی جائداد کی نگران۔ نیک انسان جو پامیلا کے لئے ہمدردی رکھتا ہے۔
Sally Godfrey	سیلی گوڈفرے	مسٹر بی کے کالج کے دنوں میں اسکے ساتھ غیر شادی کے تعلقات تھے اور اس دوران اولاد بھی ہو گئی۔ اب جمیکا میں شادی کے بعد ایک خوشگوار زندگی بسر کر رہی ہے۔

مسٹر بی اور سیلی گوڈفرے کی ناجائز اولاد۔ بیڈفورڈشائر کے سکول کے ہاسٹل میں رہتی ہے اور اپنے ماں باپ کا علم نہیں۔ مسٹر بی کو انکل کہہ کر بلاتی ہے۔	مس گوڈون	Miss Goodwin

پامیلا

پہلا خط

پیارے ابو اور امی جان

آپ کو بتانے کے لئے میرے پاس ایک اچھی خبر ہے اور ایک بری خبر۔

جس اچھی خاتون کی میں ملازم ہوں وہ بیماری کی وجہ سے وفات پا چکی ہیں جس کی وجہ سے ہم سب سخت صدمے میں ہیں۔

وہ ایک بہت اچھی خاتون تھیں اور تمام ملازموں پر بہت شفقت کرتی تھیں۔

میرے دل میں خوف تھا کہ ان کی وفات کے بعد مجھے واپس اپنے غریب ماں باپ کے پاس جانا پڑے گا۔

میری مالکن اتنی اچھی تھیں کہ اس کی طرح ہر کوئی اتنا خوش قسمت نہیں ہوتا۔

خدا نے کچھ اس طرح کی مہربانی کی کہ ان کی وفات سے صرف ایک گھنٹے پہلے ان کے دل میں خیال ڈال دیا اور انہوں نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ تمام ملازموں کا خیال رکھا جائے۔ مجھے بہت زیادہ غمگین اور روتے ہوئے دیکھا تو کہا کہ میری پیاری پامیلا کا بہت خیال رکھنا۔ کاغذ پر آنسوؤں کے نشان دیکھیں تو پریشان نہ ہوں کیونکہ میں اس وقت بہت زیادہ رو رہی ہوں۔

خدا نے مہربانی کی اور میں اپنے غریب ماں باپ پر بوجھ نہیں بنوں گی اور یہاں ملازمت جاری رکھوں گی کیونکہ میرے نئے مالک مسٹر بی نے کہا ہے کہ میں اپنے تمام کام کرنے والوں کا خیال رکھوں گا۔ سب کے سامنے مجھے بھی میرے ہاتھوں سے پکڑ کر کہا۔ انہوں نے سب کے سامنے میرے ہاتھ پکڑے اور کہنے لگے کہ اپنی پیاری امی جان کی نصیحت کے مطابق میں تم سے دوستانہ رویہ رکھوں گا اور اب تم میرے لئے کام کرو گی۔ میرے نئے مالک مسٹر بی پر خدا بہت رحمتوں کی بارش فرمائے کیونکہ اس نے اپنی ماں کی ہر ملازمہ کو اچھی خاصی رقم دی اور اپنے ہاتھوں سے مجھے سونے کے چار سکے دیئے اور چاندی کے وہ سکے بھی دے دیئے جو میری مرحوم مالکن کے پاس موجود تھے۔ کہنے لگے کہ اگر میں اسی طرح وفاداری اور محنت سے کام کرتی رہوں گی تو وہ بھی میرے ساتھ دوستانہ رویہ رکھیں گے کیونکہ ان کی ماں کی بھی یہی خواہش تھی۔

سونے کے یہ چار سکے میں آپ کو اس لیے بھجوا رہی ہوں کیونکہ مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے۔ ان سے اپنے پرانے قرضے بھی

آپ کی فرض شناس بیٹی۔

میں اس وقت سخت خوفزدہ ہو گئی تھی جب اپنی مرحوم مالکن کے ڈریسنگ روم میں یہ خط لکھ رہی تھی میرے نئے مالک مسٹر بی وہاں پر اچانک آ گئے۔ انہیں وہاں دیکھ کر میں اس قدر خوفزدہ ہو گئی کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے اور میں نے جلدی سے خط چھپا

کی بہت خدمت کرتے تھے تو مجھے بھی اس چیز کا حق حاصل ہے اور میرا اندازہ درست نکلا۔ انھوں نے بالکل بھی ناراضگی کا اظہار نہیں کیا۔ میرے ہاتھ پکڑے اور کہنے لگے پامیلا تم ایک اچھی لڑکی ہو جو اپنے بوڑھے والدین کی خدمت کر رہی ہو۔ ماں باپ کو خط لکھنے میں تو کوئی برائی نہیں مگر خیال رکھنا کہ گھر کی باتیں باہر نہیں نکلنی چاہیئں۔ جہاں پر انسان کام کرتا ہے اس کے ساتھ وفاداری بہت ضروری ہے۔ ہمیشہ اس چیز کا خیال رکھنا اور اس کے بدلے میں میں بھی تمہارا خیال رکھوں گا۔ اس کے بعد دوبارہ میرا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ پامیلا تمہاری لکھائی بہت خوبصورت ہیں۔ تمہیں پڑھانے کی میری امی جان کی محنت رائیگاں نہیں گئی۔ مجھے یاد ہے کہ وہ کہا کرتی تھیں کہ تمہیں پڑھنے لکھنے کا بہت شوق ہے۔ چنانچہ اس مقصد کے لیے تم میری والدہ کی کتابیں احتیاط کے ساتھ استعمال کر سکتی ہو۔ تمہیں اجازت ہے۔ میں روتی ہوئی شکریہ ادا کرنے کے علاوہ اور کیا کر سکتی تھی۔ یقینی طور پر وہ بہت اچھے انسان ہیں۔ چونکہ خط بہت طویل ہو چکا ہے اس لئے میں آپ سے اجازت طلب کرتی ہوں۔

آپ کی فرض شناس بیٹی۔

پامیلا۔

دوسرا خط پامیلا کے خط کے جواب میں

پیاری پامیلا

تمہارا خط پڑھ کر مجھے اور تمہاری امی جان کو خوشی بھی ہوئی اور پریشانی بھی۔ افسوس تو تمہاری نیک مالکن کی وفات کا ہوا جو تم پر بہت شفقت فرماتی تھیں۔ پچھلے تین چار سالوں سے ہمیشہ تمہارا خیال رکھا۔ تمہیں تعلیم دلوائی اچھے کپڑوں کے ساتھ دوسری ضروریات کا بھی خیال رکھا۔ اصل پریشانی جو ہم محسوس کر رہے ہیں وہ بہت بڑی اور اہم ہے۔ وہ یہ ہے کہ تم پر تمہاری حیثیت

نہیں چاہیں گے۔ میں تمہارے نئے مالک مسٹر بی کی برائی نہیں کر رہا لیکن یہ دنیا بہت بری ہے۔ بغیر مقصد کے نہ تو کسی کی تعریف کرتی ہے اور نہ مہربانی سے گفتگو۔

بڑی عمر کی بیوہ عورت مم فورڈ نے اعلی خاندانوں اور ان کے طور طریقوں کو بہت قریب سے دیکھا ہے تو میں نے اس بارے میں ان سے بات کی۔ انہوں نے ہمیں تسلی دی اور کہا کہ امیر گھرانوں کی یہ روایت ہے کہ کبھی کبھار بزرگ کے انتقال کے بعد اس کے خیال کرنے والوں ملازموں کو بڑی رقم دی جاتی ہے۔ ہمیں اس بات پر پریشانی ہے کہ اسے تم سے مسکرا کر بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔ تم جیسی غریب ملازمہ کا ہاتھ بھی نہیں پکڑنا چاہیے تھا۔ تم نے لکھا ہے کہ دو مرتبہ ایسا کیا گیا۔ تم نے جو چند اور باتیں لکھیں وہ بھی تشویش کا باعث ہیں۔ بیٹی یقینی طور پر ہم تمہارے لیے بہت پریشان ہیں۔ دوسری طرف ہمیں اس چیز کا بھی احساس ہے کہ تم وہاں پر بہت خوش ہو۔ اگر تمہارا مالک نیک نیتی سے یہ سب کچھ کر رہا ہے تو پھر تو بہت اچھی بات ہے۔ ہمیں یقینی طور پر

اس چیز کی فکر ہے کہ وہ تمہارے اوپر بہت زیادہ مہربانیاں کر رہا ہے۔ میری بیٹی اس کے احسانوں کا بدلہ اتارو اور اسے تحفہ دو۔

دنیا کا سب سے بڑا تحفہ جو امیروں کے پاس بھی نہیں ہے۔

پاکیزگی اور پاک دامنی کا تحفہ۔

خط بہت طویل ہو چکا ہے مگر ایک اور بات کہنا چاہتا ہوں کہ اپنی غربت اور خراب حالت کے باوجود خدا کی رحمت سے ہم کبھی مایوس نہیں ہوئے۔ ہمیشہ ایمانداری سے زندگی گزاری ہے اور یقین بھی ہے کہ نیکی کی زندگی گزارنے کی وجہ سے آئندہ بھی خدا کی مہربانی ہم پر برقرار رہے گی۔ یاد رکھو اگر تم اپنی پاکیزگی اور پاک دامنی کھو بیٹھیں تو تمہارے بوڑھے والدین یہ صدمہ کبھی

اگر تم ہم سے محبت کرتی ہو اور خدا کی رحمت کی بھی طلب گار ہو اور یہ بھی خواہش رکھتی ہو کہ آئندہ ایک پر مسرت زندگی گزارتی رہو تو ہمیشہ تم نے اپنی حفاظت خود کرنی ہے۔ جب بھی محسوس کرو کہ تمہاری پاکیزگی اور پاک دامنی خطرے میں ہے تو ہر چیز کو چھوڑ کر فوری طور پر ہمارے پاس واپس آجاؤ کیونکہ پاک دامنی دنیا کی آسائشوں سے کہیں بڑھ کر ہے۔

تمہارا بھیجا ہوا سونا اور پیسہ ہم شکریے کے ساتھ قبول کرتے ہیں مگر جب تک ہماری فکر دور نہیں ہو گی ہم ان پیسوں کو ہرگز خرچ نہیں کریں گے۔ جن پیسوں کے بدلے ہماری بیٹی کی عزت خطرے میں ہو ہم انہیں کس طرح ہاتھ لگا سکتے ہیں۔ یہ چوری نہ ہو جائیں اس ڈر سے انہیں انتہائی احتیاط سے چھپا کر رکھ دیا گیا ہے۔

تمہارے لئے بہت ساری دعاؤں کے ساتھ

تم سے بہت زیادہ محبت کرنے والے مگر محتاط ابو اور امی

جان اور

ایلزبیتھ اینڈریوز

تیسرا خط

پیارے ابو جان

آپ کا خط پڑھ کر میں فکر مند ہو گئی ہوں سوچوں میں پڑ گئی ہوں۔ اپنے مالک کے احسانات پہلے مجھے خوش کرتے تھے مگر آپ کا خط پڑھنے کے بعد میں سوچنے اور احتیاط کرنے پر مجبور ہو گئی ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ کبھی بھی کوئی غلط حرکت نہیں کریں گے۔ مجھ جیسی معمولی اور کم عمر لڑکی کو تباہ کرنے سے انہیں کوئی فائدہ بھی تو حاصل نہیں ہو سکتا۔

لیکن جس چیز سے میں اصل پریشان ہوئی ہوں وہ یہ ہے کہ آپ نے مجھ پر اعتماد نہیں کیا۔ پیارے ابو جان یقین رکھیں کہ خدا کے فضل و کرم سے میں کوئی ایسی حرکت کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی جس سے میرے بوڑھے والدین کو شرمندگی اٹھانا پڑے۔ میں کوئی برا کام کرنے سے پہلے ایک ہزار مرتبہ موت کو ترجیح دوں گی۔ بالکل پریشان نہ ہوں اور یقین رکھیں کہ اگرچہ میں اچھی زندگی گزار رہی ہوں مگر اپنے نام پر دھبہ لگنے سے پہلے ان چیزوں کو چھوڑ کر اپنی خوشی سے پھٹے پرانے کپڑوں اور دال دلیا پر آ جاؤں گی۔ ہمیشہ اپنی فرض شناس بیٹی پر اعتبار کریں۔

میرا مالک ابھی بھی مجھ پر بہت مہربان ہے مگر میں خیال نہیں کرتی کہ اس میں کوئی برائی ہے یا مجھے خوفزدہ ہونے کی ضرورت ہے۔ ہاؤس کیپر مسز جروس بھی میرے ساتھ اسی طرح مہربان ہے جس طرح باقی دوسرے لوگ۔ میرا رویہ بھی ان کے ساتھ بہت اچھا ہے۔ وہ سب اچھے لوگ ہیں اور مجھے ان سے کسی قسم کا کوئی خوف نہیں۔ عزت کر رہی ہوں عزت کروا رہی ہوں۔ خدمت گزار جون کا آپ کے گھر کے قریب سے گزر ہوتا رہتا ہے اس لئے میں کبھی خط بھیج دیتی ہوں کبھی زبانی خیریت کی اطلاع دے دیتی ہوں۔

چوتھا خط

پیاری امی جان۔

پامیلا

پانچواں خط

کچھ خاص لکھنے کے لئے نہیں ہے مگر ملازم جون کے اصرار پر لکھ رہی ہوں کیونکہ وہ خطوط پہنچانے کا خواہش مند ہوتا ہے۔ ویسے مجھے لکھنا بھی اچھا لگتا ہے۔ نئے گھر ڈیورز میں جانے اور وہاں ملازمت کی ابھی کوئی بات نہیں سنی اور میں بھی یہاں خوش ہوں۔

ہاؤس کیپر مسز جروس اچھے خاندان کی مہربان عورت ہے۔

یہاں ایک آدمی نے میرے قریب آنے کی کوشش کی۔ پہلے مسز جروس نے اسکی اچھی خاصی خبر لی پھر مجھے کہا کہ اسی طرح دوسرے لوگوں کو بھی میں اپنے قریب نہ آنے دوں۔ میں کسی آدمی سے بدتمیزی نہیں کرتی مگر اب مرد ملازموں سے دور رہتی ہوں اور کھانا بھی مسز جروس کے ساتھ ہی کھاتی ہوں۔ اس کا رویہ میرے ساتھ بہت اچھا ہے۔ بار بار لکھنا اچھا نہیں لگتا کہ یہاں میں بالکل بے فکر ہوں۔ جہاں تک تعلق ہے میرے مالک کا تو ایک غریب لڑکی پر نظر رکھ کر وہ اپنی عزت کیوں خراب کروائیں گے اور مجھے خود بھی تو اپنی عزت کا خیال ہے۔

پامیلا کا چھٹا خط اپنے امی ابو کے نام

میرے مالک نے مجھ پر مہربانی کرتے ہوئے اپنی مرحوم ماں کے کپڑوں میں سے ایک سوٹ مجھے دے دیا۔ بہت سی دوسری چیزیں بھی دیں مگر یہ تو بہت قیمتی کپڑے ہیں۔ میری خواہش ہے کہ انہیں اس طرح بیچ کر پیسے حاصل کروں کہ کسی کو برا بھی نہ لگے اور

یہ چیزیں دے رہے تھے تو مسز جروس بھی وہاں موجود تھیں بلکہ انھیں بھی کچھ چیزیں دی گئیں۔ ہماری اچھی مالکن کا کو یاد کرتے ہوئے مزید انہوں نے کہا کہ اگر میرا رویہ اسی طرح بہتر رہا تُو میرا مزید خیال رکھیں گے۔ میں نے بھی ان دونوں کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا۔ بعد میں مسز جروس نے مجھے بتایا کہ میرے مالک ان سے میری پاک دامنی کے بارے میں پوچھ رہے تھے کہ کیا میں مردوں کو خود سے دور رکھتی ہوں۔ کیونکہ میں خوبصورت ہوں اس لیے مرد میری طرف راغب ہو سکتے ہیں۔ مسز جروس نے میری پاکیزگی اور پاکدامنی کی بہت زیادہ تعریف کی اسی لئے وہ مجھے بہت اچھی لگتی ہیں۔ بلکہ اپنے امی ابو کے بعد

سب سے زیادہ اچھی

آپ کی فرض شناس

پامیلا۔

پامیلا اپنے ساتویں خط میں

اپنے ابو جان کو بتاتی ہے کہ میرے مالک نے مجھے مزید تحفے دیئے ہیں۔ میں بہت حیران پریشان تھی اور کچھ شرمندہ بھی کیوں کہ مسز جروس وہاں موجود نہیں تھیں۔ میں نے محسوس کیا کہ انہیں وہاں موجود ہونا چاہیے تھا۔ جب مجھے شرمندہ دیکھا تو کہنے لگے کہ خوبصورت ملازمہ کے کپڑے بھی خوبصورت ہونے چاہئیں۔ میں حیران پریشان تھی اور زبان بھی میرا ساتھ نہیں دے رہی تھی بلکہ رونے والی تھی۔ مسز جروس کو اس بارے میں بتایا تو وہ کہنے لگی کہ خدا نے ان کے دل میں ڈالا ہے کہ وہ مجھ سے اچھا

برتاؤ کریں۔ مسز ڈیورز کا بھی خیال ہو گا کہ تم ان کے پاس ملازمت کرو تو اچھا لباس پہنو۔ مجھے آپ کے الفاظ یاد آ گئے کہ مجھے احتیاط کرنی چاہیے لیکن میں سمجھتی ہوں کہ مجھے فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ مجھ جیسی غریب اور معمولی ملازمہ کو وہ کیا نقصان پہنچا سکتے ہیں اور ایسا کرنے سے ان کی بدنامی بھی ہو گی اور اچھی جگہ شادی بھی نہیں ہو سکے گی۔ اس لئے مجھے فکر کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہے اور میں فکر کرتی بھی نہ اگر آپ نے میرے دماغ میں احتیاط کرنے کا نہ ڈالا ہوتا لیکن جو ہوتا ہے خدا کی مرضی سے ہوتا ہے۔ میرے پیارے امی اور ابو خدا آپ پر رحمتوں کی بارش فرمائے اور ہمیشہ مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

آپ کی اپنی پاملا۔

آٹھویں خط

نویں خط میں پاملا اپنے امی ابو کو بتاتی ہے کہ مسز ڈیورز کے پاس جانے کا پروگرام ختم کر دیا گیا ہے کیونکہ مسٹر بی کا کہنا ہے کہ اس کی مرحوم والدہ کی خواہش تھی کہ وہ اس کا خیال رکھیں۔ دوسرے مسز ڈیورز کا ایک کم عمر نوجوان رشتے دار بھی ان کے پاس موجود ہے جو میرے لیے مناسب بات نہیں ہے۔ مسز جروس نے بتایا ہے کہ اس سلسلے میں مسٹر بی مسز ڈیورز کو انکار کر چکے ہیں اور جواب میں بہن نے کہا آہ بھائی۔

دسویں خط میں پامیلا نے اپنی ابو جان کو لکھا کہ آپ اور امی جان پریشان ہوں گے کہ میری طرف سے کئی ہفتوں سے کوئی خط موصول کیوں نہیں ہوا اور اس کی وجہ بہت افسوس اور پریشان کر دینے والی ہے۔ اگر مختصر بات کروں تو آپ مجھے جو احتیاط کرنے کا کہہ رہے تھے وہ بالکل درست مشورہ تھا۔ امی جان میں بہت تکلیف میں اور پریشانی میں ہوں مگر ہمت سے مقابلہ کر رہی ہوں کیونکہ میں سچی ہوں خدا اپنی رحمتوں سے مجھ پر مہربان رہے۔

میں آپ کو اس شخص کے بارے میں بتاتی ہوں جسے میں فرشتہ صفت اور نیک انسان تصور کر رہی تھی۔ جو آپ کی غریب پامیلا

اپنے آپ کو ذلیل ثابت کر رہا ہے۔ اپنی تاریک اور بھیانک اصلیت۔

یہ نہ سمجھئے گا کہ میں نے کوتاہی کی بلکہ میں تو آپ کو اس کی خراب حرکات کے بارے میں کئی طویل خطوں میں بتا چکی تھی مگر وہ خطوط بھی غائب کر لئے گئے اور کچھ معلوم نہیں کہ وہ کہاں گئے۔ ایک دن اپنی حرکات پر وہ خود شرم سار ہو گا کیوں کہ میں آپ کے حکم کے مطابق پاکیزہ اور پاکدامن نیک رہنے کا فیصلہ کر چکی ہوں۔

جیسے ہی مجھے موقع ملا میں آپ کو تفصیل سے تمام حالات کے بارے میں بتاؤں گی کیونکہ مجھ پر گہری نظر رکھی جا رہی ہے۔ بلکہ وہ تو مجھ سے کہہ رہا تھا کہ میں ہر وقت فضول قسم کے خطوط لکھنے میں مشغول نظر آتی ہوں۔ جبکہ حقیقت تو یہ ہے کہ میں تمام دن اس کے کپڑوں کی سلائی اور کڑھائی میں مصروف رہتی ہوں لیکن مجھے اپنے کام کا کیا صلہ ملا ہے یہ سوچ کر میرا دل ٹوٹ چکا ہے۔ جس طرح مجھے شرمندہ کیا گیا بے عزت کیا گیا سختی کی گئی یہ سب کچھ میں تفصیل سے بعد میں آپ کو بتاؤں گی۔ آپ سے محبت کرنے والی آپ کی بیٹی۔

اگر میں نے اس کے لئے غلط الفاظ استعمال کئے ہیں تو دراصل اس نے اپنی عزت خود ہی ختم کروائی ہے۔

گیارھواں خط

پیاری امی جان۔

میں نے خط میں تفصیل سے آپ کو تمام باتیں لکھی تھیں مگر وہ غائب کر دیا گیا ہے تو اب میں دوبارہ یاد کر کے آپ کو مختصر وہ باتیں بتاتی ہوں۔ میں نے محسوس کیا کہ اس کا میری طرف دیکھنے کا انداز شریفانہ نہیں ہے اور پھر ایک دن باغ میں بھی مجھے اکیلا دیکھ کر وہ میرے قریب آ گیا جب میں کڑھائی کرنے میں مصروف تھی۔ میں بھی وہاں سے جانے لگی تو اس نے مجھے روک کر کہا کہ پامیلا جب بھی میں تمہارے قریب آنے کی کوشش کرتا ہوں تو تم دور جانے لگتی ہو جیسے مجھ سے خوف زدہ ہو۔

پڑے گا۔ پیاری لڑکی کیا تم اس چیز کے لیے تیار ہو۔ جب میں بات کرنے کے قابل ہوئی تو کہنے لگی کہ دراصل میری ملازمت تو خواتین کے ساتھ ہوتی ہے یہاں پر جو خاتون تھیں ان کا انتقال ہو چکا ہے اس لیے اب ایک عورت کے ساتھ ہی مجھے نوکری کرنی چاہیے۔ جس پر اس نے کہا کہ تم ایک بیوقوف لڑکی ہو تمہیں اپنی اہمیت کا ہی احساس نہیں۔ میرے ساتھ تم شاہانہ طریقے سے رہ سکتی ہو لیکن یہ اسی صورت میں ممکن ہے اگر تم میرے کہنے پر عمل کرو۔ یہ کہنے کے بعد اچانک اس نے مجھے اپنی بانہوں میں لے

کر بوسہ دے دیا۔ آپ سمجھ سکتی ہیں کہ اسکی مکار خواہشات سے میں آگاہ ہو چکی تھی میں سخت خوفزدہ ہو چکی تھی اور کام کرتے ہوئے اپنے آپ کو آزاد کروایا اور پھر بے ہوش ہو گئی۔ جب ہوش آیا تو دیکھا کہ مجھے اس نے وہاں روک لیا۔

پھر کہنے لگا کہ تمہیں نقصان پہنچانے کا میرا بالکل ارادہ نہیں تھا خوفزدہ مت ہو پامیلا۔ میں نے کہا مجھے جانے دو۔ اس نے کہا او لڑکی تم نہیں جاسکتیں۔ کیا تمہیں علم نہیں تم کس سے بات کر رہی ہو۔ اب شرم اور خوف کو بھول کر میں نے بھی سختی سے کہا کہ جی مجھے پتہ ہے جناب میں کس سے بات کر رہی ہوں۔ اب آپ نہ میرے مالک ہیں اور نہ میں آپ کی ملازمہ۔ یہ کہتے ہوئے میں رو رہی تھی۔ اس نے کہا تم تو بہت بے وقوف اور آوارہ لڑکی ہو۔ کیا میں نے تمہیں کوئی نقصان پہنچایا ہے۔ میں نے کہا جی بہت سخت نقصان پہنچایا ہے۔ آپ نے مالک اور ملازم کی حیثیت ختم کر دی۔ اب میں یہ بتانے پر مجبور ہوں کہ اگرچہ میں غریب ہوں مگر ایماندار ہوں اور اس حیثیت میں مجھے اپنے آپ پر فخر ہے۔

میں کسی سے ذکر نہ کرنا اس طرح ہمارے تعلقات ٹھیک ہو جائیں گے اور میں تمہیں معاف کر دوں گا۔ میں نے کہا کہ میں غریب ہوں اور غربت میں ہی خوش ہوں آپکا سونا نہیں لے سکتی۔ اب وہ پریشان لگ رہا تھا تو مجھے موقع ملا اور وہاں سے چلی گئی۔

پیچھے سے اس کی آواز آئی کہ پامیلا یہ خفیہ ہی رہنا چاہیے جیسا کہ میں نے حکم دیا ہے۔

دیکھیئے ایک بلند مرتبہ شخص کتنی آسانی سے اپنے آپ کو اتنا نیچے گرا دیتا ہے اور اپنے سے کم تر لوگوں کے سامنے ذلیل ہوتا ہے۔ لیکن پھر بھی میں نے کوشش کی کہ کسی کو اس بارے میں پتہ نہ چلے۔ اگرچہ اب میں یہ گھر چھوڑ دینا چاہتی ہوں مجھے اس وقت آپ کی دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔

آپ کی فرض شناس اور ایماندار بیٹی۔

بارھویں خط میں وہ اپنی ماں کو تفصیلات سے مزید آگاہ کر رہی ہے کہ اس کا ارادہ یہ گھر چھوڑنے کا ہے اور سوچ میں پڑ گئی ہے کہ کیا مسز جروس کو ان باتوں کے بارے میں بتایا جائے یا نہیں۔ مسٹر بی نے کہا ہے کہ اسے خفیہ رکھا جائے تو شاید دوبارہ ایسی حرکت نہ کریں۔ مسز جروس سے درخواست کی کہ وہ رات کو میرے ساتھ ہی سوئیں گی اور پھر انہیں سب کچھ بتا دیا۔

مسٹر بی کی طرف سے حکم جاری ہو گیا کہ اب ملازمہ کو اجازت نہیں ہے کہ وہ ہر وقت خطوط ہی لکھتی رہے۔ دراصل اس واقعے کے بعد مسٹر بی کا رویہ اس کے ساتھ بہت برا اور سخت ہو چکا تھا۔ وہ اپنے ماں باپ کو لکھتی ہے کہ اگرچہ میں غربت میں رہ رہی تھی مگر اپنے گھر میں زیادہ خوش تھی۔ یہاں لوگ تو امیر ہیں مگر دل کے بہت چھوٹے اور میں سخت پریشانی میں ہوں۔ میرے لیے دعا کریں۔

تیرھویں خط میں امی اور ابو پامیلا کو لکھتے ہیں کہ

بیٹی تمہاری پریشانی کا سوچ کر ہمارا دل خون کے آنسو رو رہا ہے کہ وہ شخص تمہیں کس قدر بہکا رہا ہے لالچ دے رہا ہے۔ ہم مسلسل تمہارے لیے دعا کر رہے ہیں اگر دوبارہ تمہارے قریب آنے کی کوشش کرے تو جتنی جلدی ممکن ہو اس شیطان اور شیطانی گھر سے بھاگ کر اپنے گھر واپس آ جاؤ بلکہ تمہیں پہلے ہی ایسا کر جانا چاہیے تھا۔ مسز جروس نے کیا تمہیں یہ مشورہ نہیں دیا۔ ہم تمہارے بارے میں بہت فکر مند ہیں کہ کہیں کچھ غلط نہ ہو جائے۔ میری بیٹی لالچ بہکاوے ترغیبات اگرچہ بہت بری لگتی ہیں مگر دراصل اسی سے تو ہماری آزمائش ہوتی ہے۔ یہی ہمارا اصل امتحان ہے۔

تم شدید خطرات میں گھری ہوئی ہو دولت جوانی اور ایک خوبصورت انسان۔ تمام دنیا ایسی چیزوں کی توقع کرتی ہے لیکن تمہاری عزت اور وقار ان تمام چیزوں پر قابو پا سکتا ہے۔ تم نے نیکی کی تعلیم حاصل کی ہے۔ غربت اور بے ایمانی کے درمیان فیصلہ کرنا

پڑے تو غربت کا انتخاب کرو۔ ہم خدا پر یقین رکھتے ہیں تو آخری فتح ہماری ہی ہو گی۔ شیطان ہمیں متزلزل کرنے کے لئے بہت سے منصوبے تیار کرتا ہے۔

تمہیں اپنے گھر آجانا چاہیے جہاں غربت تو ہے مگر حفاظت ہے۔ اس وقت تمہارے ارد گرد دولت تو ہے مگر دل کا سکون نہیں اور خطرات بھی بہت زیادہ ہیں خدا تمہاری حفاظت کرے گا۔ ہمیں اگر کچھ اطمینان ہے تو اس لیے کہ مسز جروس جیسی نیک عورت تمہارے قریب ہے اور تم اس کے ساتھ سوتی ہو۔ ہم تمہیں خدا کے سپرد کر رہے ہیں مگر تمہیں خود بھی احتیاط کرنی ہے۔

تمہارے محبت کرنے والے امی اور ابو۔

چودھواں خط امی اور ابو کے نام

اپنی بہن لیڈی ڈیورز کے پاس دو ہفتے رہنے کے بعد مسٹر بی واپس آئے اور مسز جروس سے پامیلا کی پاکیزگی کے بارے میں دریافت کیا اور اپنی رائے دیتے ہوئے کہا کہ وہ انتہائی چالاک لڑکی ہے۔ غرور بھی اس میں ہے اور دھوکا دینے کی ماہر بھی۔ میں نے نیک دل کے ساتھ چند تحائف کیا دیئے کہ مجھ پر دست درازی کا الزام ہی لگا دیا۔ مسز جروس کو مزید کہا کہ وہ جھوٹے قصے

پندرواں خط ماں کے نام۔

پامیلا پچھلے خط کو جاری رکھتی ہے کہ مسٹر بی کا رویہ مزید خراب ہوتا جارہا ہے اس پر الزام تراشی کر رہے ہیں۔ ایک مرتبہ پھر اس کے قریب آنے کی کوشش کی تو اس نے بھاگ کر اپنے آپ کو کمرے میں بند کر لیا اور بے ہوش ہو گئی۔ مسٹر بی نے مسز جروز کی مدد سے دروازہ توڑا اور بعد میں مسز جروز سے کہا کہ میں معصوم ہوں یہ بے ہوش ہونے کے جھوٹے ڈرامے کر رہی ہے۔

پاملانے پہلے تو گھر چھوڑنے کا فیصلہ کیا مگر پھر اگلے دن تک کے لیے یہ ارادہ ملتوی کر دیا کیونکہ مسٹر بی پاملا اور مسز جروس سے بات کرنا چاہتے تھے۔

سولھواں خط امی اور ابو کے نام۔

پاملا بتاتی ہے کہ مسٹر بی نے جب اس سے اور مسز جروس سے ملاقات کی تو مسز جروس سے پوچھا کہ پاملا اس کے بارے میں کیا کچھ کہتی ہے۔ مسز جروس نے بات ختم کرنے کی کوشش کی اور کہا کہ کوئی اہم بات نہیں۔ اس پر پاملانے اعتراض کیا کہ مکمل بات بتائیں کہ یہ ایک غریب لڑکی کو غلط نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔ مسٹر بی نے مسز جروس سے کہا کہ اس لڑکی کو سمجھاؤ کہ اپنے

ماں باپ کے پاس واپس بھیج دیا جائے گا اس بات پر پاملا ان کا شکریہ ادا کرتی ہے کہ وہ خود بھی ایسا ہی چاہتی ہے۔ وہ اپنے امی ابو کو مزید لکھتی ہے کہ کڑھائی کا کام ختم ہونے پر ایک ہفتہ لگ جائے گا اور پھر میں گھر واپس آ کر سلائی کڑھائی سے کمائی کر لیا کروں گی۔

سترھویں خط میں

پاملا کے والدین اپنی بیٹی کی واپسی پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ مسٹر بی کے دیئے ہوئے چار سونے کے سکے انہیں واپس کر دینے چاہیئیں اور پاملا کو ملازم جون کے ساتھ واپس آنا چاہیے۔

اٹھارویں خط میں پامیلا نے والدین کو بتایا کہ مسز جروس نے یقین دہانی کروائی ہے کہ مسٹر بی اب اپنے کام سے کام رکھیں گے اگر پامیلا ان سے معذرت کر لے مگر اس نے واپس جانے پر اصرار کیا اپنے غریب گھر اور غریب والدین کے پاس۔ مسٹر بی نے کہا کہ پامیلا احسان فراموشی دکھارہی ہے۔ پامیلا نے جواب دیا کہ جہاں عزت محفوظ نہ ہو وہاں سے جانا ہی بہتر ہوتا ہے۔ مسٹر بی نے اسے برا بھلا کہتے ہوئے کہا کہ تم خود ہمیشہ میرے راستے میں آتی ہو۔

انیسویں سے چوبیسویں خط میں پامیلا اپنے امی ابو کو بتاتی ہے کے مسٹر بی نے اپنے ویسٹ کوٹ پر کی گئی اس کی کڑھائی کی تعریف کی اور میں نے بھی اس سے بہترین کڑھائی پہلے نہیں کی تھی اسی لئے اسے مکمل بھی کرنا چاہتی ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ چند دن اور وہاں پر لگ جائیں گے۔ مسز جروس نے کہا کہ پامیلا کو وہاں رکنا چاہیے مگر وہ اپنی عزت کی خاطر جانا چاہتی

اس کے کام کی اجرت ہے جو اس کی مالکن کی وفات کے بعد چودہ مہینے اس نے کی ہے۔ مسٹر بی نے پھر غصے کا اظہار کرتے ہوئے پامیلا سے کہا کہ ملازموں کے ساتھ میری برائی کرنا بند کرو۔ ان کا کہنا تھا کہ میرے تحائف کا تو تمہیں احسان مند ہونا چاہیے تھا اور مزید یہ بھی کہہ دیا کہ اگر پامیلا کی طرح کوئی دوسری لڑکی انہی عادات کے ساتھ اچھے خاندان سے ہوتی تو وہ اس سے شادی کر سکتے تھے۔ اس پر پامیلا نے جواب دیا کہ آپ کے طور طریقے دیکھتے ہوئے اگر میں اچھے خاندان سے ہوتی تو شادی سے انکار کر دیتی۔ مسز جروس نے پامیلا کو سمجھایا کہ ایسے الفاظ کا استعمال سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے دونوں میں لڑائی ہوئی پھر صلح ہو گئی۔ پامیلا نے لکھا کہ دو دن میں ویسٹ کوٹ پر کڑھائی ختم کر کے وہ واپس آرہی ہے۔

مسٹر بی پامیلا سے اس کی واپسی کے بارے میں پوچھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایک ویسٹ کوٹ پر اتنا زیادہ عرصہ تم نے لگا دیا۔ دراصل تمہارا دھیان تو خطوط لکھنے پر زیادہ ہوتا ہے اتنی کام چور لڑکی کو میں کیسے برداشت کر سکتا ہوں۔ اس وقت ایک ملازم باورچی جوناتھن قریب موجود ہوتا ہے۔ یہ بات سنتا ہے اور سب ملازم سوچنے لگے کہ پامیلا کے وہاں سے جانے کا انہیں افسوس ہوگا۔ دوبارہ جب مسٹر بی نے ویسٹ کوٹ کے بارے میں دریافت کیا تو پامیلا نے کہا کہ وہ اپنے گھر جا کر اسے مکمل کر کے واپس بھجوا دے گی۔ مسٹر بی کہنے لگے کہ پامیلا جس سے ملتی ہے اس پر اپنی خوبصورتی سے جادو کر دیتی ہے تو پامیلا وہاں سے چلی گئی۔ بعد میں مسز جروس نے بتایا کہ مسٹر بی کو افسوس ہے کہ تم سے غلط انداز میں بات کی۔ باورچی نے پامیلا سے بات کرتے ہوئے اس کی پاک دامنی کی تعریف کی۔ پامیلا نے روتے ہوئے شکریہ ادا کیا اور بھاگ گئی۔ ایک اور ملازم نے بھی اس کی تعریف کی اور کہا کہ اس کے جانے کا افسوس رہے گا۔ پامیلا کو اپنے بارے میں ملازمین کے اچھے جذبات سن کر بہت خوشی ہوئی۔
مسٹر بی نے اپنے ہمسایوں کی دعوت کی تو انہوں نے پامیلا سے ملنے کی خواہش کا اظہار کیا جسے علاقے کی سب سے خوبصورت لڑکی

پامیلا جمعرات کو واپس جانے کا ارادہ کر چکی ہے۔ اس نے سوچا کہ جب وہ معمولی لڑکی کے لباس میں مسز جروس کے سامنے آئے گی تو وہ حیران پریشان رہ جائیں گی۔

پامیلا خط میں مزید بتاتی ہے کہ مالک مسٹر بی مجھے حاصل نہ کرنے کی وجہ سے مزاج تبدیل کر چکے ہیں اور دوسرے ملازم بھی اس بات کو محسوس کر چکے ہیں۔ پامیلا غریب دیہاتی لڑکی کا لباس پہن کر آئینے میں خود کو دیکھ رہی تھی۔ اسی وقت مسٹر بی وہاں پر آتے ہیں اور ایک اجنبی لڑکی سمجھ کر وہاں سے واپس مڑ جاتے ہیں اور دوسرے کمرے میں جا کر پامیلا کو طلب کرتے ہیں۔ مسز جروس کہتی ہے کہ جاؤ اور مسٹر بی کو حیران کر دو۔ مسٹر بی جب پامیلا کو اس لباس میں دیکھتے ہیں تو اسے منافقت اور دھوکہ دینے والی کہتے ہیں۔ جب کہ پامیلا کہتی ہے کہ اس نے اپنی حیثیت کے مطابق لباس پہنا ہے جو اس کی سچائی اور نیکی کو ظاہر کرتا ہے۔

مسٹر بی کہتے ہیں کہ پامیلا تمہیں دو ہفتے اور یہاں رک جانا چاہیے تاکہ میں مسز ڈیورز کو راضی کر سکوں کہ وہ تمہیں رکھنے کے لئے

پچیسویں سے اکتیسویں خط میں پامیلا اپنے ماں باپ کو بتا رہی ہے کہ مسز جروس سے اس نے اس بارے میں گفتگو کی۔ مسٹر بی نے بالکل غلط اندازہ لگایا کہ غریبوں والے کپڑے پہن کر پامیلا انہیں بیوقوف بنانا چاہتی تھی جبکہ مسز جروس نے اسے یقین دلانے کی کوشش کی کہ وہ کسی بھی صورت مسٹر بی کی طرفداری نہیں کر رہی۔ بعد میں اچانک پامیلا نے آواز سنی تو اس طرف دیکھنے گی جہاں پر مسٹر بی موجود تھے جنہوں نے پامیلا کے قریب آنے کی دوبارہ کوشش کی۔ مسز جروس نے جب پامیلا کی مدد کرنے کی کوشش کی تو اسے دھمکی دی گئی کہ کھڑکی سے باہر پھینک دیا جائے گا اور نوکری سے بھی نکال دیا جائے گا۔ لیکن جب پامیلا کو بے ہوشی کے دورے پڑنے شروع ہوئے تو مسز جروس کو یہ کہتے ہوئے وہاں سے چلے گئے کہ پامیلا کی دیکھ بھال کی جائے۔ صبح ہوئی تو مسٹر بی دوبارہ ان دونوں کے پاس آئے۔ مسز جروس نے غصے میں کہا کہ اگر وہ چاہتے ہیں تو وہ بھی پامیلا کے ساتھ نوکری چھوڑنے کے لیے تیار ہے۔ اس پر مسٹر بی غصے کا اظہار کرتے ہیں کہ پامیلا دوسرے ملازموں کو بھی بغاوت کے لئے اکسا رہی ہے۔ بے ہوشی کے جھوٹے دوروں کا بھی ڈرامہ کر رہی ہے اور اب جبکہ ان کی شادی ہونے والی ہے وہ پامیلا کو وہاں پر برداشت نہیں کر سکتے جبکہ پامیلا یہ خبر سن کر خوش تھی۔

پامیلا نے اگلے خط میں بتایا کہ وہ ایک ہفتے مزید گھر نہیں آسکے گی کیونکہ یہی مسٹر بی کا حکم ہے۔ بعد میں جب مسٹر بی اس کے کپڑوں کے بارے میں طنزیہ گفتگو کرتے ہیں تو وہ جواب دیتی ہے کہ آپ جنٹلمین نہیں ہیں۔ مسٹر بی اسے کہتے ہیں کہ اپنی زبان درازی اور خاندانی راز کو اپنے ماں باپ تک پہنچانے کی وجہ سے اب وہ اس گھر میں رہنے کے قابل نہیں ہے۔ ان کی ایک ملازم کے ساتھ یہ بھی بحث ہوتی ہے کہ پامیلا واقعی شوخیاں دکھاتی پھرتی ہے یا نہیں۔ پامیلا اپنی صفائی پیش کرتی ہے۔ اگلا خط منگل کے دن لکھتے ہوئے یہ بتاتی ہے کہ وہ جمعرات کو گھر آنے کا ارادہ کر رہی ہے۔ افسوس کا اظہار کرتی ہے کہ اس گھر میں رہنے سے اس

کی عادات خراب ہو چکی ہیں اور اب معمولی کام کرتے ہوئے اسے پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا اور بتاتی ہے کہ سلائی کڑھائی کے کام سے وہ کمائی کرتی رہے گی۔

گھر جانے کے لیے وہ تین پارسل تیار کرتی ہے۔ اس کا ارادہ ہے کہ جو چیزیں مکمل طور پر اس کی اپنی ہیں صرف وہی اس گھر سے

تیسرے پارسل میں پامیلا کی مکمل ذاتی اشیاء تھیں۔ اس گھر سے ملی ہوئی پہلے اور دوسرے پارسل کی چیزوں کو اس نے لے جانے سے انکار کر دیا اور تیسرے پارسل کو اپنی ایمانداری کی سند کے طور پر غربت کی نشانی کے طور پر لے جا رہی تھی۔ مسز جروس نے اس سے پوچھا کہ چار سونے کے جو سکے اسے ملے تھے کیا وہ بھی واپس لوٹا دے گی اور مشورہ دیا کہ باقی دونوں پارسل اور سونے کے سکوں کو اسے اپنے پاس رکھنا چاہیے۔ پامیلا نے کہا کہ سونے کے سکے تو میرے کام کی اجرت ہیں جبکہ ان دونوں پارسلز کو میں بالکل ہاتھ نہیں لگاؤں گی۔ مسز جروس کی خواہش تھی کہ پامیلا ایک مرتبہ پھر اپنے مالک سے بات کر لے مگر اس نے ایسا نہ کیا بلکہ مسز جروس پر الزام بھی لگایا کہ وہ اس کے خلاف مسٹر بی سے ملی ہوئی ہے۔ اس نے جواب دیا کہ دراصل وہ چاہتی تھی کہ پامیلا وہاں پر ہی کام کرتی رہے۔

اگلے خط میں پامیلا اپنے والدین کو بتاتی ہے کہ بدھ کے دن مسٹر بی اس سے ملنے آئے اور اچھے انداز میں اس کے گھر اور والدین کے بارے میں پوچھتے رہے۔ کہنے لگے کہ تمہارا کردار بہت اچھا ہے اس لیے میری خواہش ہے کہ تمہارے والدین کے حالات بہتر کرنے میں مدد کروں اور اس دوران مجھے یہاں پر ہی رہنا چاہیے ایک دو ہفتے مزید۔ پامیلا سوچ میں پڑ چکی تھی کہ اسے رہنا چاہیے یا چلے جانا چاہیے۔ اگرچہ خواہش تھی کہ اس کے والدین کی مدد کی جائے مگر سوچ رہی تھی کہ یہ چیز اس کی پاکدامنی کے لئے بھی خطرناک ہو سکتی ہے بلکہ مالک کے غصے سے بھی زیادہ خطرناک۔ آخر میں پامیلا نے فیصلہ کر لیا کہ وہ مسٹر بی کے اوپر اعتبار نہیں کر سکتی اور اسے گھر واپس جانا ہو گا۔

دوبارہ مسٹر بی اس کے پاس آئے تو اپنے فیصلے سے آگاہ کر دیا۔ انہوں نے پچاس سونے کے سکے دینے کا لالچ دیا مگر پامیلا نے انہیں بھی منع کر دیا۔ جس پر مسٹر بی کہنے لگے کہ لنکن شائر کے پادری ولیمز میرے دوست ہیں اور میری خواہش ہے کہ تمہاری شادی ان کے ساتھ کروادوں۔ اس سے تمہیں معاشرے میں بلند مقام حاصل ہو جائے گا۔ مگر پامیلا نے سوچا کے یہاں اسے اس گھر میں رکھنے کی ایک اور ترکیب ہے اس لیے کہا کہ وہ ہر صورت میں واپس اپنے گھر جائے گی۔ مسٹر بی نے کہا ٹھیک ہے۔

ایڈیٹوریئل میٹیریل ایڈیٹر کی اپنی رائے

ایڈیٹر بتاتا ہے کہ پامیلا کی تکالیف کا دور ابھی ختم نہیں ہوا۔ مسٹر بی نے اس کے لیے گھوڑا گاڑی کا انتظام تو کر دیا مگر ذہن میں کچھ اور سوچتے ہوئے۔ ایڈیٹر یہ بھی بتاتا ہے کہ جون وہ ملازم جو پامیلا کے خطوط اس کے گھر پہنچاتا تھا دراصل وہی مسٹر بی کو اس کے خطوط پڑھواتا رہا۔

ایک جھوٹا خط جو مسٹر بی انصاف دلانے والے جاگیر دار نے پامیلا کے والدین کو لکھا تھا اس خط کو ایڈیٹر نے یہاں پیش کیا۔ جس میں پامیلا کے والدین کو بتایا گیا تھا کہ پامیلا ابھی اس لئے گھر نہیں آسکتی کیونکہ اس کے ایک نوجوان پادری کے ساتھ ناجائز تعلقات چل رہے ہیں۔ اس لئے مسٹر بی نے پامیلا کو بدنامی سے بچانے کے لیے کچھ عرصے کے لیے دور بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔

مگر پامیلہ کے والد کو احساس ہو گیا کہ جھوٹ بولا جا رہا ہے اور مسٹر بی کی جاگیر پر پہنچ گئے۔ وہاں مسٹر بی نے انہیں تسلی دی کہ پامیلا بلکل خیریت سے ہے اور لندن میں ایک عزت دار خاندان کے پاس ملازمت کر رہی ہے۔ پامیلا کے والد دوبارہ سمجھ گئے کہ یہ جھوٹ بول رہا ہے اور قسم کھائی کہ جب تک پامیلا کو نہیں دیکھیں گے یہاں سے واپس نہیں جائیں گے۔

مگر کافی دن گزر گئے تو انہیں مجبوری سے واپس جانا ہی پڑا۔

بتیس نمبر خط کے ساتھ دوبارہ خطوط کا آغاز ہوتا ہے۔

پامیلا کے والد کے جانے کے بعد مسز جروس کے پاس پامیلا کا خط آیا۔ جس میں بتایا کہ مسٹر بی کے کوچوان روبن نے اسے اپنے

مسٹر بی کی لنکن شائر کی حویلی میں اسے رکھا گیا ہے۔ مسز جیوکس حویلی کی نگہبان عورت اس پر سخت نگاہ رکھے ہوئے ہے۔ ریورنڈ ولیمز علاقے کے پادری سے اس کی ملاقات ہو چکی ہے۔ یہاں پر بھی اس کا گھر ہے مگر زیادہ وقت تین میل دور گاؤں میں گزارتا ہے جہاں اس نے بچوں کو تعلیم دینے کے لیے اسکول کھولا ہوا ہے اور چرچ میں بھی خدمات سر انجام دیتا ہے۔ شریف اور خاندانی انسان ہے جس کی عادات بھی بہت اچھی ہیں لیکن چونکہ وہ مسٹر بی جاگیر دار کا ملازم ہے اس لیے پامیلا کی مدد کی خواہش کے باوجود کچھ کرنے سے قاصر ہے۔ مسز جیوکس کو کہا کہ میری مدد کرے مگر اس نے سختی سے کہہ دیا کہ آئندہ ایسی بات کی تو اس جاگیر پر اس کے آنے پر پابندی لگادی جائے گی اور اس کے پاس یہ اختیار موجود ہے۔

مسز جیوکس ہر وقت پامیلا پر نظر رکھتی تھی اور اس وقت بھی جب ریورنڈ ولیمز کے ساتھ وہ کچھ وقت گزارتی یا باہر سیر کرنے جاتی۔ مگر دونوں کے درمیان خفیہ خط و کتابت جاری رہتی جو وہ باغ میں خفیہ جگہ پر چھپا دیتے تاکہ کسی اور کو اس خط کا پتہ نہ چلے۔ ریورنڈ ولیمز کی اگرچہ ترقی ہونے والی تھی اور مسٹر بی نے ہی اسے ترقی دینی تھی مگر پھر بھی اس نے خطرے کی پرواہ نہ کرتے ہوئے پامیلا کے فرار کا منصوبہ تیار کیا جس میں چند اور لوگوں کی مدد کی بھی ضرورت تھی۔ اس سلسلے میں جب لیڈی جونز سر سائمن ڈارن فورڈ اور لیڈی ڈارن فورڈ سے مدد مانگتے ہوئے کہا گیا کہ کیا وہ کچھ عرصہ پامیلا کو اپنے پاس رکھ سکتے ہیں تو انہوں نے

انکار کر دیا۔ ریورنڈ ولیمز نے ایک اور پادری مسٹر پیٹر سے مدد کی درخواست کی تو جواب آیا مسٹر بی جیسے طاقتور انسان سے لڑائی مول لینا ممکن نہیں ہے۔

مسٹر بی نے ہر طرف اپنے جاسوس چھوڑے ہوئے تھے اس لئے مسٹر سائمن سے انہیں علم ہو گیا کہ پامیلا فرار ہونے کی کوشش کر رہی ہے اور ریورنڈ ولیمز بھی اس سازش میں شریک ہے۔ اس لئے ایک پرانے قرضے کے کیس میں اسے پھنسا کر جیل میں بھجوا دیا گیا۔ ترجمہ سید عرفان علی

پامیلا نے حویلی کی دیوار سے کود کر فرار ہونے کا منصوبہ

پامیلا کو علم تھا کہ وہ قید میں ہے

مگر پھر بھی جاگیر دار کا رویہ اس کے ساتھ اتنا برا نہیں تھا اور اسی وجہ سے وہ اس سے نفرت نہیں کر رہی تھی۔ جب ایک مرتبہ اسے علم ہوا کہ جاگیر دار شکار کی مہم کے دوران ڈوبنے والا تھا جس سے اس کی موت بھی ہو سکتی تھی تو اپنے والدین کو خط میں لکھا کہ اس خبر سے میں بہت زیادہ پریشان ہو گئی تھی کہ ان کی زندگی کو خطرہ لاحق ہوا تھا۔ اگرچہ ان کے مرنے سے مجھے آزادی مل جاتی اور حقیقت تو یہ ہے کہ اگر وہ میری طرف بری نظر سے نہ دیکھتے تو میں ہمیشہ انہیں فرشتہ ہی خیال کرتی۔

ایک دن جب پامیلا تازہ ہوا میں باہر بیٹھی ہوئی تھی تو اچانک مسز جیوکس دوسرے ملازموں کے ساتھ بھاگتی ہوئی ہے وہاں پر آئی اور کہنے لگی کے پامیلا دوبارہ فرار ہونے کی کوشش کر رہی تھی اسے مارنے کی کوشش کی۔ پامیلا کی نگرانی پر مامور ایک طاقتور آدمی نے اسے روکتے ہوئے کہا کہ نہیں یہ بھاگنے کی کوشش نہیں کر رہی تھی غلط فہمی ہوئی ہے۔ مسز جیوکس ایک مرتبہ دوبارہ پامیلا کو برا بھلا کہہ رہی تھی کہ اس نے پھر بھاگنے کی کوشش کی ہے تو اچانک اسی وقت مسٹر بی جاگیر دار وہاں پر آ گیا اور دوبارہ پامیلا کو حاصل کرنے کی ویسی ہی کوششیں کرنے لگا جیسی خراب حرکات وہ پہلے کرتا تھا۔ پامیلا پر الزام تراشی بھی کی کہ ریورنڈ

ولیمز کے ساتھ اس کے تعلقات ہیں جو پامیلا نے سختی سے رد کر دیئے۔ جب ہر ترکیب ناکام ہوگئی تو اس نے پامیلا کو کہا کہ میں تمہیں 500 سونے کے سکے دوں گا اور تمہارے والدین کو ایک بڑی جاگیر بھی۔ اس کے رشتے داروں کو بھی جاگیریں دینے کا

تیار ہو جائے اور ایک سال بعد اس سے شادی بھی کرلے گا مگر پامیلا نے یہ تمام چیزیں ماننے سے انکار کر دیا۔

جاگیر دار جب ہر طرف سے مایوس ہو گیا تو اس نے پامیلا کو اپنے والدین کے پاس جانے کی اجازت دے دی۔ واپسی کے سفر میں جب پامیلا ایک ہوٹل میں بیٹھ کر کھانا کھا رہی تھی تو اسے جاگیر دار کا خط ملا جس میں اس نے لکھا تھا کہ تمہارے جانے کے بعد میں نے وہ تمام چیزیں پڑھیں جو تم نے لکھی تھیں اور جب مجھے پتہ چلا کہ میرے ڈوبنے کی خبر ملنے پر تم کتنی زیادہ فکر مند ہو گئی تھی۔ مجھے اس چیز کا بہت زیادہ احساس ہوا اور مجھے یہ بھی علم ہو چکا ہے کہ مسز جیوکس کا رویہ تمہارے ساتھ بہت زیادہ ظالمانہ تھا۔ اس نے مزید یہ لکھا تھا کہ دراصل وہ پامیلا سے محبت کرنے لگا ہے اور اس سے درخواست کی کہ واپس لنکن شائر اس کے پاس آجائے لیکن اگر اسے اہمیت نہیں دیتی تو پھر ٹھیک ہے اجازت ہے کہ اپنے والدین کے گھر جا سکتی ہے۔ پامیلا کو یہ بھی علم ہوا کہ دراصل جاگیر دار بیمار ہے پامیلا واپس جاگیر دار کے پاس چلی گئی اور وہاں جا کر معلوم ہوا کہ اسے تو بہت سخت بخار چڑھا ہوا ہے مگر دوسری صبح تک صحت کچھ بہتر ہو چکی تھی۔

دونوں میں صلح ہوگئی اور دراصل وہ دونوں ہی ایک دوسرے سے شدید محبت میں گرفتار ہو چکے تھے۔

جاگیر دار نے پامیلا سے شادی کی خواہش کا اظہار کر دیا۔ ریورنڈ ولیمز کو بھی رہا کر دیا گیا پامیلا نے خط لکھ کر اپنے ابو جان کو بھی وہاں بلا لیا جو وہاں پر آئے اور جب دیکھا کہ بیٹی بہت خوش ہے اور حالات ٹھیک ہیں تو شادی کی اجازت دے دی اور واپس اپنے گھر چلے گئے۔

جاگیر دار کی بہن مسز ڈیورز نے البتہ اس شادی کی اجازت دینے سے انکار کر دیا کہ ایک ملازم لڑکی سے کس طرح اس کے امیر بھائی کی شادی ہو سکتی ہے۔ مگر جاگیر دار نے اپنی بہن کی بات کو کوئی زیادہ اہمیت نہیں دی۔ کچھ ہی عرصے بعد جاگیر دار کی لنکن شائر جاگیر کے چرچ میں ریورنڈ ولیمز انکی شادی کروا رہے تھے جس میں مسز جیوکس بھی شریک تھی۔

مسز ڈیورز جاگیر دار کی بہن کو اس شادی کے بارے میں علم نہیں تھا تو ایک دن دونوں میں لڑائی کروانے کا سوچا اور بتانے لگی کہ بہت پہلے اس کے بھائی کے سیلی گوڈفرے نامی ایک لڑکی کے ساتھ تعلقات تھے۔ جاگیر دار نے اسی وقت فیصلہ کیا کہ اپنی ماضی کی تمام باتیں اپنی بیوی کو بتا دے گا تاکہ آپس میں شکوک و شبہات ختم ہو جائیں۔ اس میں اس کے ماضی کے لڑائی جھگڑے بھی شامل تھے تاکہ اگر کسی دوسرے سے ان چیزوں کے بارے میں علم ہو تو پامیلا غصہ نہ کرے۔ اپنے ماضی کی غلطیوں کے بارے میں پامیلا سے معافی مانگی اور کہا کہ آئندہ دوبارہ ایسی حرکت نہیں ہو گی۔ پامیلا نے سچے دل سے معاف کر دیا۔

مسز ڈیورز کو جب علم ہوا کے اس کا بھائی پامیلا کے ساتھ شادی کر چکا ہے تو پہلے تو اس نے یہ بات ماننے سے انکار کر دیا۔ پامیلا سے لڑنے کی کوشش کی تو بھائی نے اسے چپ کروا دیا۔ جلد ہی اس کی پامیلا کے ساتھ دوستی ہو گئی۔

سیر کرتے ہوئے جاگیر دار ایک دن پامیلا کو ایک ڈیری فارم لے کر گیا جو اپنے ذائقے کے لئے تمام علاقے میں مشہور تھا۔ ایک ٹیچر اپنے اچھے طالب علموں کو انعام کے طور پر وہاں کھانے کے لئے بھیجتی تھی۔ جاگیر دار نے ان بچوں کے بارے میں پوچھا کہ کیا اب بھی انہیں انعام کے طور پر یہاں بھیجا جاتا ہے تو ہاں میں جواب دیا گیا اور کہا گیا کہ وہ کچھ دیر بعد ہی وہاں پر آنے والے ہیں۔ بچیاں وہاں پر آئیں تو پامیلا نے ان سے ملاقات کی۔ جاگیر دار کا سیلی گوڈفرے نامی جس لڑکی سے تعلق تھا اس کی بیٹی مس گوڈون بھی وہاں پر موجود تھی۔ پامیلا نے اس سے بہت زیادہ محبت کا اظہار کیا اور اپنے شوہر کو بھی کہا کہ آپ کو بھی اس معصوم بچی سے بہت زیادہ محبت کرنی چاہیے۔

جاگیر دار اور پامیلا بیڈ فوشائر میں خوشگوار زندگی گزارتے رہے۔ سب لوگوں کے ساتھ ان کے بہت اچھے تعلقات تھے۔

جاگیر دار نے اپنی کینٹ کی جاگیر پامیلا کے والدین کو دے دی تھی۔

ایڈیٹر کے اختتامی کلمات

مسٹر اینڈ مسز اینڈریوز یعنی پامیلا کے والدین کینٹ کی اپنی نئی جاگیر میں خوشگوار زندگی بسر کر رہے تھے۔

اپنی بیٹی سے ملاقات کے لیے سال میں دو مرتبہ دو دو ہفتوں کے لئے اس کے پاس آتے۔

جاگیر دار اور پامیلا کے بہت سے بچے پیدا ہوئے۔ جاگیر دار نے ایک بہت خوشگوار زندگی گزارنی شروع کر دی کیونکہ پامیلا کے نیک اور پاکیزہ اثرات اس پر بھی پڑنا شروع ہوئے۔ علاقے کی معزز خواتین بھی ان کے پاس آتیں اور پامیلا کی نیک شخصیت کا

سید عرفان علی

پامیلا